

24528
۲/۲

Date _____

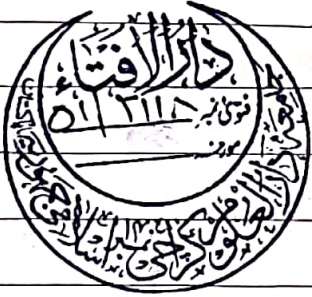
اسم سبحانہ و تعالیٰ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں ؟
بھاری ایک کمیٹی سے جس میں ٹوٹل 25 ممبران ہیں، ہر ممبر ماہانہ 500 روپے جمع کرنے کا پابند ہوتا ہے۔ اندر وہ رقم بطور شراکت کے سب ممبر جمع کرتے ہیں کہ اس رقم سے کاروبار کریں گے اور نفع و نقصان کی صورت میں سب ممبران برابر کے شریک ہوں گے۔ پھر کل رقم سے ایک ممبر کیلئے یا اس کے گھر کے یا چاہنے والے کیلئے کوئی چیز نقد خرید کر اس کو قسطوں پر دیا جاتا ہے۔ منافع کے ساتھ۔ تو آیا کمیٹی کے کسی ممبر کو مشترکہ رقم سے خریدی ہوئی چیز منافع کے ساتھ فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں ؟ جب کہ اس مشترکہ رقم اور منافع میں خریدار ممبر کا بھی حصہ ہوتا ہے۔ کیس اس صورت میں ایک ہی شخص من و جب بائع اور من و جب مشتری تو نہیں بن سکتا ؟
اگر مذکورہ صورت ناجائز ہے تو پھر اس کی جائز صورت کیا ہوگی ؟
برائے بہرہ نانی شرعی رہنمائی فرما کر محتون فرمائیں۔ جزاکم اللہ فقیرا

والسلام

استفتیٰ: محمد شفیع

0332-2376101



SD-28, Parkro chambers, flat #16,

Block 'A', North Nazimabad, Karachi

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الجواب حامدًا ومصليًا

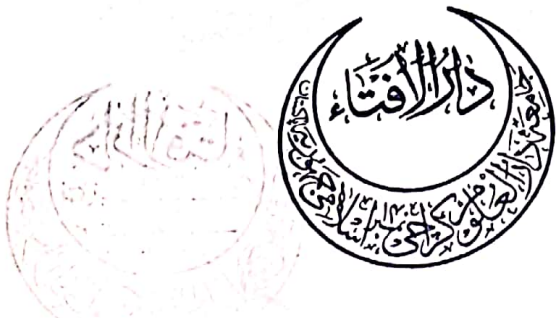
صورت مسئلہ میں مذکورہ عقد جائز ہے، اور اس صورت میں ایک ہی شخص ایک ہی عقد میں من وجہ بائع اور من وجہ مشتری نہیں بنتا، بلکہ صرف مشتری ہوتا ہے، کیونکہ کمیٹی میں رقم جمع ہونے کے بعد جب اس رقم سے کوئی چیز خریدی جاتی ہے، تو خریدنے کے بعد مذکورہ شرکاء میں سے ہر ایک شریک اپنے حصہ مشاع کا مالک بن جاتا ہے، بعد میں جب کوئی شریک یہی چیز منافع کے ساتھ قسطوں پر خریدتا ہے، تو وہ صرف دوسرے شرکاء کا حصہ خرید رہا ہوتا ہے، اپنا حصہ نہیں، کیونکہ اپنے حصے کا مالک تو وہ پہلے سے ہے (اور خریدار کا بائع بننا اس وقت لازم آتا جب وہ اپنا حصہ بھی خرید رہا ہوتا)، لہذا یہ عقد جائز ہے، اور خریدار شریک کیلئے جائز ہے کہ وہ اپنے حصے کے تناسب سے ملنے والا نفع پہلے سے منہا کر دے، یا کمیٹی منتظم کو دینے کے بعد تقسیم ہوتے وقت ان سے وصول کرے۔

الفتاویٰ الہندیۃ (۲ / ۳۰۱)

وشركة الملك نوعان: شركة جبر، وشركة اختيار... وشركة الاختيار أن يوهب لهما مال أو يملك ما لا باستيلاء أو يخلط ما لهما، كذا في الذخيرة أو يملك ما لا بالشراء أو بالصدقة، كذا في فتاوى قاضي خان... وركنها اجتماع النصيبين، وحكمها وقوع الزيادة على الشركة بقدر الملك، ولا يجوز لأحدهما أن يتصرف في نصيب الآخر إلا بأمره، وكل واحد منهما كالأجنبي في نصيب صاحبه ويجوز بيع أحدهما نصيبه من شريكه في جميع الصور ومن غير شريكه بغير إذنه إلا في صورة الخلط والاختلاط، كذا في الكافي.

البحر الرائق، دارالكتاب الاسلامي (۶ / ۷۸)

إذا مات المدبر، وأم الولد عند المشتري فيه اختلاف فقال الإمام لا ضمان، وقالوا عليه قيمتهما، وهو رواية عنه لأنه مقبوض بجهة البيع فيكون مضموناً عليه كسائر الأموال، وهذا لأن المدبر، وأم الولد يدخلان في البيع حتى يملك ما يضم إليهما في البيع بخلاف المكاتب فإنه في يد نفسه فلا يتحقق في حقه المقبوض، وهو الضمان به، وله أن جهة البيع إنما تلحق بحقيقته في محل يقبل الحقيقة، وهما لا يقبلان حقيقة البيع فصارا كالمكاتب، وليس دخولهما في البيع في حق أنفسهما، وإنما ذلك ليثبت حكم البيع فيما يضم إليهما فصار كمال المشتري لا يدخل في حكم عقده بانفراده، وإنما يثبت حكم الدخول فيما ضمه إليه كذا هذا كذا في الهداية



[منحة الخالق]

(قوله فصار كمال المشتري) قال في الفتح فصار كمال المشتري لا يدخل في حكم عقده بانفراده، ويدخل إذا ضم البائع إليه مال نفسه، وباعهما له صفقة واحدة حيث يجوز البيع في المضمون بالحصص من الثمن المسمى على الأصح، وإن كان قد قيل لا يصح أصلا في شيء اهـ.

قلت: فلتحفظ هذه المسألة فإنها تقع كثيرا في نحو المال المشترك بين رجلين مثلا كدابة أو دار فإن أحدهما يبيع الكل لشريكه بصفقة واحدة، وقد بحثت عنها كثيرا حتى وجدتها هنا.

الدر المختار (٤/ ٣٠٠)

(وكل من شركاء الملك (أجنبي) في الامتناع عن تصرف مضر (في مال صاحبه) لعدم تضمنها الوكالة (فصح له بيع حصته ولو من غير شريكه بلا إذن إلا في صورة الخلط) لماليهما بفعلهما كحنطة بشعير وكبناء وشجر وزرع مشترك قهستاني

حاشية ابن عابدين (رد المحتار)

(قوله: فصح له بيع حصته) تفريع على التقييد بمال صاحبه ط (قوله: إلا في صورة الخلط) والاختلاط فإنه لا يجوز البيع من غير شريكه بلا إذنه.

والفرق أن الشركة إذا كانت بينهما من الابتداء، بأن اشتريا حنطة أو ورثاها.

كانت كل حبة مشتركة بينهما فيبيع كل منهما نصيبه شائعا جاز من الشريك والأجنبي، بخلاف ما إذا كانت بالخلط أو الاختلاط كان كل حبة مملوكة بجميع أجزائها ليس للآخر فيها شركة، فإذا باع نصيبه من غير الشريك لا يقدر على تسليمه إلا مخلوطا بنصيب الشريك فيتوقف على إذنه، بخلاف بيعه من الشريك للقدرة على التسليم والتسلم. اهـ. فتح وبجر. والتم سبحان وتعالى اعلم

سيد العبد

سيد احمد جان بن سيد محمد ادریس

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

٢٨ / صفر المظفر / ١٤٣١ھ

٢٨ اکتوبر / 2019ء

الجواب صحیح

احقر العبد غفر الله له

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

٢٨ / صفر المظفر / ١٤٣١ھ

28 / اکتوبر / 2019ء

البر الراجح

١

١٤٤٢ھ



الجواب صحیح
سید الشان
٢٨ / صفر المظفر / ١٤٣١ھ

الجواب صحیح
سید الشان
٢٨ / صفر المظفر / ١٤٣١ھ